سوال

(38) حسین بن منصور الحلاج

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اس خط کے ذریعے سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہ منصور حلاج کون تھا۔ کس صدی میں گزرا ہے، اور کس جرم کی پاداش میں اسے قتل کیا گیا تھا۔ محدثین اور علماء محققین منصور حلاج کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ دلائل سے ثابت کریں۔ (انعام الرحمن، تحصیل وضلع صوابی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

حسین بن منصور الحلاج، جسے جاہل لوگ منصور الحلاج کے نام سے یاد کرتے ہیں، کا مختصر وجامع تعارف درج ذیل ہے :

1۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وقد ترجم لہ الحافظ الذہبیّ فقال الحُسَین بن مَنصُور الحلاج المقتُول علی الزندقۃ ما روی وللہ الحمد شیئًا من العلم وکان لہ بدایۃ جیّدۃ وتألہ وتصوف ثمّ انسَلَخَ من الدّین وَتعلم السحر واَراہم المخاریق واَباح العلماء دَمہ انتہی"

اسے زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے علم کی کوئی چیز روایت نہیں کی، اُس کی ابتدائی حالت (بظاہر) اچھی تھی، عبادت گزاری اور تصوف (کا اظہار کرتا تھا) پھر وہ دین (اسلام) سے نکل گیا، جادو سکھا اور (استدراج کرتے ہوئے) خرق عادت چیزیں لوگوں کو دکھائیں، علماء کرام نے فتویٰ دیا کہ اس کا خون (بہانا) جائز ہے لہذا اُسے 311ھ میں قتل کیا گیا۔ (میزان الاعتدال ج1ص548)

2۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

لوگوں کا اس (حسین بن منصور الحلاج) کے بارے میں اختلاف ہے، اکثریت کے نزدیک وہ زندیق گمراہ (تھا) ہے۔ (لسان المیزان ج2ص314 والنسخۃ المحققۃ 2/582)

دورِ متاخرین میں اسماء الرجال کے ان دو جلیل القدر اماموں اور اسماء الرجال کی دو مشہور ترین کتابوں سے جمہور علماء کے نزدیک حلاج مذکور کا زندیق وگمراہ ہونا ثابت ہوتا ہے۔

3۔ جلیل القدر امام ابو عمر محمد بن العباس بن محمد بن زکریا بن یحییٰ البغدادی (ابن حیویہ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"لما أخرج الحسین بن منصور الحلاج لیقتل مضیت فی جملۃ الناس ، ولم أزل أزاحم حتی رأیتہ فدنوت منہ فقال لأصحابہ : لا یہولنکم ہذا الأمر ، فإنی عائد الیکم بعد ثلاثین یوما ، ثم قتل "

"جب حسین (بن منصور) حلاج کو قتل کےلیے (جیل سے) نکالا گیا تو میں بھی لوگوں کے ساتھ (اُسے دیکھنے کےلیے) گیا، میں نے لوگوں کے رش کے باجود اُسے دیکھ لیا، وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا : "تم اس سے نہ ڈرنا، میں تیس (30) دنوں کے بعد تمہارے پاس دوبارہ (زندہ ہوکر) آجاؤں گا" پھر وہ قتل کردیا گیا۔

(تاریخ بغداد ج 8 ص 131 ت 4132 وسندہ صحیح المنتظم لابن الجوزی 13/406 وقال : " وہذا الاسناد صحیح لا شک فیہ "" لسان المیزان 2/315 وقال : "واسنادھا صحیح")

اس صحیح سند سے معلوم ہوا کہ حسین بن منصور حلاج جھوٹا شخص تھا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

" وعند جماہیر المشائخ الصوفیۃ وأہل العلم أن الحلاج لم یکن من المشائخ الصالحین ؛ بل کان زندیقا "

جمہور مشائخ تصوف اور اہل علم (علمائے حق) کے نزدیک حلاج نیک لوگوں میں سے نہیں تھا بلکہ زندیق (بہت بڑا ملحد و گمراہ) تھا۔ (مجموع فتاویٰ ج 8 ص 318)

شیخ الاسلام نے فرمایا :

" الحمد للہ رب العالمین . الحلاج قتل علی الزندقۃ "

"اللہ رب العالمین کا شکر ہے، حلاج کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ (مجموع فتاویٰ 35/108)

شیخ الاسلام نے مزید فرمایا :

"وکذلک من لم یجوز قتل مثلہ فہو مارق من دین الإسلام "

"اور اسی طرح جو شخص حلاج کے قتل کو جائز نہیں سمجھتا تو وہ (شخص) دین اسلام سے خارج ہے۔ (مجموع فتاویٰ ج 2 ص 486)

4۔ حافظ ابن الجوزی نے اس (حسین بن منصور) کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے :

"القاطع المحال اللجاج القاطع بحال الحلاج " (المنتظم 13/204)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"أنہ کان مُحْرِقاً"

"بے شک وہ جھوٹا باطل پرست تھا۔ (ایضاً 13/206)

ان شدید جرحوں کے مقابلے میں حلاج مذکور کی تعریف و توثیق ثابت نہیں ہے۔

ظفر احمد عثمانی تھانوی دیوبندی صاحب نے اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی زیر نگرانی ایک کتاب لکھی ہے "القول المنصور فی ابن منصور، سیرت منصور حلاج" یہ کتاب مکتبہ دارالعلوم کراچی نمبر 14 سے شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب میں تھانوی صاحب نے موضوع، بے اصل اور مردود روایات جمع کرکے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ (دیوبندیوں کے نزدیک) حسین بن منصور حلاج اچھا آدمی تھا۔ (!)

مثال نمبر 1: تھانوی صاحب نے لکھا ہے: "لوگوں کے اسرار بیان کردیتے، ان کے دلوں کی باتیں بتلادیتے (یعنی کشف ضمائر بھی حاصل تھا) اسی وجہ سے ان کو حلاج الاسرار کہنے لگے، پھر حلاج لقب پڑگیا۔ " (سیرت منصور حلاج ص 31)

تبصرہ:۔

اس قول کی بنیاد تاریخ بغداد کی ایک روایت ہے جسے احمد بن الحسین بن منصور نے تستر میں بیان کیا تھا (ج 8 ص 113) احمد بن الحسین بن منصور کے حالات معلوم نہیں ہیں لہذا یہ شخص مجہول ہے۔

مثال نمبر 2:۔

تھانوی صاحب نے لکھا ہے: "حسین بن منصور نے فرمایا کہ: اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے حدوث کو لازم کردیا ہے۔۔۔۔" (سیرت منصور حلاج ص 47 بحوالہ رسالہ قشیریہ)

عبدالکریم بن ہوازن القشیری کے الرسالۃ القشیریۃ میں یہ عبارت بحوالہ ابوعبدالرحمان (محمد بن الحسین) السلمی النیسابوری لکھی ہوئی ہے۔ (ص 13 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

ابوعبدالرحمان السلمی اگرچہ اپنے عام شہر والوں اور اپنے مریدوں کے نزدیک جلیل القدر تھا مگر اسی شہر کے محدث بن یوسف القطان النیسابوری:

"وکان صدوقاً، لہ معرفۃ بالحدیث وقد درس شئیاً من فقہ الشافعی، ولہ مذہب مستقیم و طریقۃ جمیلۃ"

تاریخ بغداد (3/411) فرماتے ہیں:

"کان اَبو عبدالرحمٰن السلمی غیر ثقۃ.......وکان یضع للصوفیۃ الاحادیث"

ابوعبدالرحمان السلمی غیر ثقہ تھا۔۔۔اور وہ صوفیوں کے لیے احادیث گھڑتا تھا۔ (تاریخ بغداد ج 2 ص 248 وسندہ صحیح)

اس شدید جرح کے مقابلے میں سلمی مذکور کی تعدیل بطریقہ محدثین ثابت نہیں ہے۔ سلمی کے استاد محمد بن محمد بن غالب اور اس کے استاد ابونصر احمد بن سعید الاسفنجانی کی توثیق بھی مطلوب ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس موضوع سند کو تھانوی صاحب نے فخریہ پیش کیا ہے۔

تنبیہ تبلیغ:۔

عبدالکریم بن ہوازن نے رسالہ قشیریہ میں حسین الحلاج کو بطور ولی ذکر نہیں کیا۔ رسالہ قشیریہ اس کے ترجمہ سے خالی ہے کسی دوسرے شخص کے حالات میں ذیلی طور پر اگر ایک موضوع روایت میں اُس کا نام آگیا ہے تو اس پر خوشی نہیں منانی چاہیے۔

خلاصۃ التحقیق :۔

حسین بن منصور الحلاج اولیاء اللہ میں سے نہیں تھا بلکہ وہ ایک گمراہ و زندیق صوفی تھاجسے جلیل القدر فقہاء اسلام کے متفقہ فتوے کی بنیاد پر چوتھی صدی ہجری کے شروع میں قتل کر دیا گیا تھا۔ اس کی کرامتوں کے بارے میں سارے قصے موضوع و بے اصل ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"ولاأری یتعصب للحلاج إلا من قال بقوله الذي ذکر أنه عین الجمع فهذا هو قول اهل الوحدة المطلقة ولهذا تری ابن عربی صاحب الفصوص یعظمه ویقع فی الجنید واللہ الموفق"

میری رائے میں حلاج کی حمایت ان لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرتا جو اس کی اس بات کے قائل ہیں جس کو وہ عین جمع کہتے ہیں اور یہی اہل وحدت مطلقہ کا قول ہے اس لیے تم ابن عربی صاحب فصوص کو دیکھو گے کہ وہ حلاج کی تو تعظیم کرتے ہیں اور جنید کی تحقیر کرتے ہیں۔ (لسان المیزان ج2 ص315 و سیرت منصور حلاج ص45 حاشیہ)

اہل وحدت مطلقہ سے مراد وہ صوفی حضرات ہیں جو وحدت الوجود اور حلولیت کا عقیدہ رکھتے ہیں : "وَتَعَالَىٰ عَمَّا يَقُولُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا"

اس قول کا رد ظفر احمد تھانوی صاحب نے رسالہ قشیریہ کی موضوع روایت سے کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ رد تحقیقی میدان میں بذات خود مردود ہے۔ تھانوی صاحب نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ "ابن منصور اور جنید کا عقیدہ توحید ایک ہی تھا" (ص46) مگر انھوں نے اس دعویٰ پر کوئی صحیح دلیل پش نہیں کی۔ علمی میدان میں عبدالوہاب الشعرانی، خرافی صوفی بدعتی کے بے سند حوالوں سے کام نہیں چلتا بلکہ صحیح وثابت سندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

"الحدیث" حضرو کا یہ امتیاز ہے کہ "الحدیث" میں صرف صحیح وثابت حوالہ ہی بطور استدلال لکھا جاتا ہے۔ اسماء الرجال کے حوالے بھی اصل کتابوں سے صحیح وثابت سندوں کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔ ضعیف روایات اور ضعیف حوالوں کی ہمیں ضرورت ہی نہیں ہے۔ والحمدللہ علی ذلک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث ہوں یا سلف صالحین کے آثار و اسماء الرجال کے حوالے سب کے لیے صحیح وحسن لذاتہ اسانید کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام عبداللہ بن المبارک المروزی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 181ھ) فرماتے ہیں :

"الاسناد من الدین، ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء"

سند دین میں سے ہے، اگر سند نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا کہہ دیتا۔ (مقدمہ صحیح مسلم ترقیم دارالسلام :32 وسندہ صحیح)

وما علینا الا البلاغ (14/شوال 1426ھ) (الحدیث :21)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ 159